Registered

No. L. 89.

ہفتہ وار نور افشاں لودیانہ



حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۶) مطبوعہ ۳۰ جون ۱۸۹۹ء بروز جمعہ جلد (۲۷)

گلدستۂ اخبارات

حضور لاٹ صاحب شمال و مغرب ۱۰ جولائی کو نینی تال سے دورہ کے لئے روانہ ہونگے ؛

تجویز ہے کہ ایک ریلوے جبلپور سے کامٹی تک بنائیں اور نظام کے سٹیشن وارنگل تک لیجائیں ؛

کشمیر میں سر راجہ رام سنگھ کا انتقال ہو گیا۔ گلمرگ میں ماتم جہار ہا تھا۔ کے۔سی۔بی۔ کا خطاب جو راجہ صاحب ممدوح کو حاصل تھا کسی ہندی پرنس کو اب تک نہ ملا تھا ؛

بمبئی میں ۳ رجمنٹیں اور ۲ جہاز باربرداری جنگ ٹرنسوال کے لئے بھیجنے کو تیار ہیں صرف حکم کی دیر ہے ایکسوٹن کے قریب سامان جنگ بھیجا گیا ؛

اسحاق خاں کی سازش سے افغانی ملا اقوام درانی و غلزئی کو امیر کابل کے خلاف اکسا رہے ہیں ؛

امیر کابل نے اپنا ایجنٹ تیراکو بھیجا کہ آفریدیوں کے ساتھ انتظام کی انگریزی چال کو تاڑتا رہے ؛

سردار محمد عیسیٰ خاں ۳۰ ہزار ازبکی سوار لیکر قندوز پر حملہ آور ہوا۔ ۱۸ آدمی قتل کئے ۴۴ قیدی بنائے .... بھیڑ بکریاں لوٹیں ایجنٹ مزار شریف نے خبر بھیجی ؛

درہ بدالی کے فرقہ صافی نے اسمار میں سر اٹھایا۔ امیر صاحب نے اُن کی درستی کے لئے جنرل بہادل خاں کو فوج دیکر بھیجا ہے ؛

تناولے کے بلوے اب تھمتے جاتے ہیں اس معاملہ میں مقامی حکام کی بہت غفلت رہی ؛

آگرہ میں گوردھنا ڈاکو کو پھانسی دیدی گئی ہائیکورٹ نے اپیل نامنظور کی ؛

شملہ کی توسیع تجویز پر عمل کرنے کے لئے گورنمنٹ ہند کمیٹی کو دس لاکھ روپیہ عطا کریگی ؛

آنریبل مسٹر ڈنکن ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم مدراس وہاں کی یونیورسٹی کے وائس چانسلر کئے گئے ہیں ؛

ایسٹ کوسٹ ریلوے جو تیار ہو رہی ہے بنگال ناگپور یا مدراس ریلوے کے سپرد کیجائیگی ؛

حضور نظام دکن دسمبر میں کلکتہ تشریف لاوینگے کہ حضور وائسرائے سے معاملات ضروری پر مشورہ کریں ؛

نمائش پیرس کے ہندی ایوان میں نیپال گورنمنٹ کی طرف سے ایک مجموعہ رنگی چیزوں کا بھیجا جائیگا ؛

اخبار ڈیلی میل لکھتا ہے کہ مہم سوڈان کے لئے کیپ میں ۴۰ ہزار فوج تیار کیجائیگی اس مہم میں ۵ ہزار سپاہ ہندوستان سے بھی منگوائی جاویگی ؛

سوڈان میں دوستدار تعالوں نے خلیفہ مہدی اور اس کے پیرواں پر حملہ کیا پیروان خلیفہ ۳۰۰۰ تھے متصل شرکیلہ لڑائی ہوئی کئی درویش قتل ہوئے ایک ہی توپ تھی جو کہ چھین لی گئی ہے تعالہ لوگوں نے خلیفہ مہدی کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور اب اس نے کوہستان میں پناہ لی ہے ؛

۲۴ جون کو لندن سے خبر آئی کہ ایم والڈاک روسو آخر کار فرنچ وزارت قایم کرنے میں کامیاب ہوا خود وزیر داخلہ ہوا جنرل گیلیفٹ وزیر جنگ مقرر ہوا لیکن وزیر خارجیہ کے منصب پر وہی پہلے والا ایم۔ دلکاسی رہنے دیا گیا ہے ؛

صاموآ کی شاہی حکومت منسوخ کی گئی انتظامی حکومت قایم ہوئی جس کو برٹش امریکن و جرمن کنسل باہم ملکر چلائینگے ؛

امریکن ایڈمرل ڈیوی فلپاین سے بوجہ نقص صحت واپس وطن ہوا ہے کچھ عرصہ بحیرہ روم میں ٹھہر کر صحت کو تقویت دیگا اور اکتوبر سے پہلے نیویارک میں نہ پہنچیگا وہ وہ کہتا ہے فلپنو کے ساتھ مصالحت قریب الوقوع ہے ؛

پریسیڈنٹ کروگر کا خیال ہے کہ برٹش عام رائے لڑائی پر کبھی متفق نہ ہوگی لیکن اس میں اس کی محض خام خیالی ہے ؛

ایم برجالیس امن کنفرنس میں فرانس کی طرف سے ایلچی ہیں وہ ہیگ سے واپس روانہ پیرس ہو گئے ؛

لندن سے خبر آئی کہ ہاؤس آف کامنز میں نایب وزیر جنگ نے عظیم رقم کا مطالبہ کیا چھ کروڑ روپیہ چاہا گیا کہ ممالک بیرونجات کی حفاظت کے نئے عظیم توپیں بہم پہنچانی لازم ہیں ؛

اکسفورڈ یونیورسٹی نے مسٹر سیسل روڈز لارڈ کچنر لارڈ مو الجین کو ڈاکٹری کی اعزازی ڈگریاں عطا کیں ؛

جرمن پارلیمنٹ نے برطانیہ اعظم اور اسکی نو آبادیوں کو تجارت کی خاص رعائتیں دینا منظور کیا اسی اجلاس جرمن پارلیمنٹ میں خوشی ظاہر کیگئی کہ سپین سے جزایر کیرولائن کے خریدنیکا انتظام ہو گیا ہے ؛

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر

پادری۔ ایچ۔ گولکناتھ صاحب ۔ پادری غلام مسیح صاحب
پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے ۔ پادری پی۔ سی۔ اوپل صاحب
پادری جی۔ ایل ٹھاکرداس صاحب ۔ پادری جیمل سنگھ صاحب۔
مسٹر الیشع نامر صاحب ۔ مسٹر مسیح الدولہ صاحب
پادری کدارناتھ صاحب بنت

اڈیٹوریل
کارسپانڈنٹس

ایک اخبار پر مقدمہ سڈیشن

بمبئی میں ایک گورکھی نام اخبار روزانہ نکلتا ہے جو بسیہ اشاعت ۱۴۰۰ ہے وناٹک نارائن بھاٹے اس کا اڈیٹر ہے اس نے اپنے اخبار میں چند ایسے مضامین لکھے کہ جن سے رعایا میں بدخواہی سرکار کا جوش پیدا ہو سکتا ہے گورنمنٹ نے مقدمہ چلایا اڈیٹر نے مضامین کی بیہودگی کو تسلیم کیا یقین ہے کہ سزایاب ہوگا۔

ہم یہہ کہنا چاہتے ہیں کہ اس قسم کے اخبار اپنے ملک کی کیا خاک خدمت کر سکتے ہیں گورنمنٹ کے احسانوں اور خوبیوں کو نہیں دیکھتے نقصوں کے ذرات کو خوردبین لگا کر دیکھتے ہیں۔

سڈیشن ایکٹ جاری ہونے کے بعد سڈیشن کا یہہ پہلا مقدمہ ہے ہمیں امید ہے کہ ہندوستان کے تمام دیسی اخبارات کے اڈیٹروں کے لئے ایک سبق کا کام دیگا۔

اصل مضامین لکھنے والا لکشمی نراین جوشی بھی دھر لیا گیا اور سزائے اعمال کو پہنچیگا۔

فرگوسن کالج پونہ

فرگوسن کالج پونہ کا ایک نوجوان طالب علم راجناتھ پرشوتم نام انگلستان کی مسلمہ یونیورسٹی کے اعلیٰ ترین امتحان میں اوّل رینگلر نکلا ہے ایک زمانہ اس پر بیت گیا ہے دیسی استادوں سے سر سے پیر تک تعلیم پاکر انگلستان کی یونیورسٹی میں شہرت حاصل کرنا واقعی ایک تعریف کی بات ہے اور حضور والیسرائے لارڈ کرزن نے بھی اس علمی شہرت حاصل نے کے لئے فرگوسن کالج کے پرنسپل کو مبارکبادی کا پیغام ارسال کیا ہے۔

محمڈن ٹریکٹ سوسائٹی

حیدرآباد دکن میں ایک محمڈن ٹریکٹ سوسائٹی نکلی ہے اس سوسائٹی کا ایک ٹریکٹ عید الضحیٰ نام ہماری نظر سے گذرا اس کے مصنف مولوی غلام محمد بٹالوی نے خداوند یسوع مسیح کی شان مبارک میں اس قدر کفر بکا ہے کہ ثابت ہوتا ہے کہ مصنف جھوٹ کے گھوڑے پر سوار ہے کہیں تو خداوند یسوع مسیح کو عاشق مزاج اور کہیں گوپیوں کا کنہیا بتلایا ہے معلوم ہوتا ہے کہ امہات المومنین کے جواب سے تنگ آکر یہہ رویہ اختیار کیا ہے مگر امہات المومنین کے مصنف نے تمام باتوں کا ثبوت محمدیوں کی معتبر کتابوں سے دیا ہے مگر عید الضحیٰ کے مصنف نے بلا کسی قسم کے ثبوت کے جو چاہا لکھدیا اور اہل نظر لوگوں میں اپنے آپ کو خوار اور ذلیل کیا حضرت اب وہ زمانہ ہے کہ بے تکی اور بیدلیل باتوں کو مکہ کے اعرابیوں کے پاس پارسل کردو جو بغیر سوچے حور غلماں شہد شراب قرانی نہروں کی

تعلیم کو قبول کر لیتے ہیں مگر ہندوستان کی تعلیم یافتہ پارٹی تو آپ کی اس تحریر پر ہنستی ہے اور نظر حقارت سے دیکھتی ہے۔ وقتِ علم ست وعہدِ دانائی۔ دورِ عقل ست وفلسفہ دانی گرنگاری ببیں نمط مضمون۔ ببری رونقِ مسلمانی

ریویو

پارسنگ سکیم زبانِ انگریزی مصنفہ لالہ بھگت رام چھاونی سکول فروزپور۔ اس کتاب میں مختلف کلمات کی ترکیب پر عمدگی کے ساتھ مفصل بحث ہے علاوہ پارسنگ کے مشقی نمونوں کے ہر ایک کلمہ کے متعلق ساتھ ساتھ ضروری نوٹ درج ہیں جن کا جاننا مڈل سکول کے طلبا کے لئے نہایت مفید ثابت ہے۔

تبدیل مذہب

علاقہ ریاست ٹراونکور کے تین گاؤں کے شمار واڑوں کی مخالفت سے تنگ آکر اور مسلمانوں سے حفاظت کا وعدہ پاکر مذہب اسلام قبول کر لیا اور برٹش قلمرو میں بھی چھ سناروں نے بھی ایک دن کے اندر اسلام قبول کیا۔ اس سے ان اہل اسلام اور اہل ہنود کو اپنے گریبان میں منہہ ڈالکر ذرا دیکھنا واجب ہے جو آئے دن عیسائیوں پر حملہ کیا کرتے ہیں کہ عیسائی لوگ دنیوی چیزوں کی چاٹ دیکر عیسائی بنا لیتے ہیں۔

مرزا صاحب کا الہام

مرزا صاحب کا دم بھی غنیمت ہے جو سوجھتی ہے دور کی سوجھتی ہے آپ کے یہاں ۱۴ جون کو لڑکا پیدا ہوا اور اسکے دوسرے ہی دن آپ نے ایک اشتہار چھاپ ڈالا کہ مجکو اس لڑکے کے پیدا ہونیکی نسبت بھی الہام ہوا تھا۔ واہ صاحب واہ۔ کیا کہنے ہیں آپ کی یہہ مثال تو ہندوستان میں بہت لوگوں کو صاحب الہام بنا دیگی یعنے جس چلتے پرزہ کے لڑکا پیدا ہوا اسکے دوسرے

مسیح کی تعلیم

چھٹا باب

خدا کی بادشاہت کی برکتیں

۱- انجیل کی اول برکتیں آیندہ اور ابدی زندگی سی متعلق ہیں ٭

۲- برکتیں روحانی ہیں۔ پرانے عہد نامہ اور یہودیوں کی عام انتظاری کی تعلیمہ ٭

۳- اس دنیا میں خدا کی بادشاہت کی برکتیں ٭

(۱) معافی ٭

(۲) زندگی جسکا چشمہ اور پرورش کرنیوالا مسیح ہی۔ زندگی کا بھید اور قدرت اِن دو برکتوں کا انجام۔

(۳) دوسری برکتیں جو اِن دونوں سی نکلتی ہیں

۴- دنیاوی برکتوں کی بابت۔

۵- ابدی برکتوں پر دو اعتراض اور انکا جواب ٭

مسیح کی ساری خدمتگذاریاں جو فضل کی باتوں اور بزرگ کاموں میں صرف ہوئیں سو اپنے ایمانداروں اور خدا کی بادشاہت میں داخل ہونے والوں کے لئے بیشمار برکتوں سے معمور ہیں۔ ہم اس بات میں اُن برکتوں کا بیان کرتے ہیں جن کا وعدہ اس نے دیا۔

اول ہم یہہ پاتے ہیں کہ وہ ہماری امید جس کی خبر مسیح نے دی آیندہ زندگی اور آیندہ جہان سے متعلق ہیں ۔ مسیح کے پہاڑی وعظ متی کے ۵ باب میں حقیقی راستبازوں کے لئے ایک اجر آسمانی باپ سے آیندہ کے لئے بتایا گیا اور ریاکاروں کے لئے یہہ افسوس کی بات بتائی گئی کہ وہ اپنا پھل پا چکے یعنے کل پھل جو وہ پائینگے سو یہہ ہوگا کہ آدمی اُن کی تعریف کریں گے۔ خدا کی بادشاہت سب سے پہلے ڈھونڈھنا چاہئے کیونکہ وہ افضل نعمت ہی اور انجیلوں میں اُن ناموں سے اُس کا ذکر ہوتا ہی یعنے "پوشیدہ خزانہ" اور "بیش قیمت موتی" اور اس کی خاص مراد اور کمالیت حال کی زندگی میں نہیں لیکن آنے والی زندگی میں ظاہر ہوگی یہہ بات عدالت کے دن ہوگی جبکہ لوگ مُردوں میں سے جلائے جائیں گے اور منصف راستبازوں سے کہیگا دیکھو (متی ۲۵: ۳۴) "تم اس بادشاہت کے وارث ہو جو بنائے عالم سے تمہارے لئے تیار کی گئی" پھر دیکھو (مرقس ۹: ۴۷-۴۸) اس خیال کے مطابق اس افضل نعمت کے لئے دوسرا نام "اَبدی زندگی" ہی جس کا ذکر پہلی تینوں انجیلوں میں صرف آنے والی دنیا کے ساتھ بتایا جاتا ہی جیسا مرقس ۱۰: ۳۰ دیکھو "آنے والے جہان میں ہمیشہ کی زندگی" پھر متی ۶: ۱۹-۲۰ "اپنے لئے مال زمین پر جمع مت کرو ... بلکہ مال اپنے لئے آسمان پر جمع کرو" اور ان امیدوں میں سے جن سے اس نے اپنی جدائی کے وقت اپنے شاگردوں کی تسلی دی اُن میں پہلی امید یہہ تھی دیکھو (یوحنا ۱۴: ۲) "میرے باپ کے گھر میں بہت سے مکان ہیں نہیں تو میں تمہیں کہتا" "میں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے جگہہ تیار کروں" یہہ مذکورہ بالا تعلیم پرانے عہد نامہ کی تعلیم سے بڑا فرق رکھتی ہی کیونکہ اس میں اکثر مقامات میں راستبازوں کے لئے جو نعمتیں پانیکا وعدہ ہوا سو وہی تھیں جو اس جہان کی ہیں برخلاف اس کے مسیح نے (۲ تمطاوس ۱: ۱۰) موت کو نیست و نابود کیا اور زندگی اور بقا کو انجیل سے روشن کر دیا اور اسی طرح سے آدمیوں کے خیال اور امیدوں کو بڑھا کر خدا کی مہربانی کا تجربہ اور یقین صادقوں کے لئے موت کے بعد آیندہ جہان میں رکھ دیا۔

اس اقبالمندی کو جو پرانے عہد نامہ میں صادق لوگوں کی میراث سمجھی جاتی تھی اس کے بدلے مسیح اپنے شاگردوں کو بڑی صفائی سے جتا دیتا ہی کہ وہ تکلیفوں کو برداشت کریں گے کہ لوگ اُن سے دشمنی رکھیں گے اور وہ کبھی کبھی ان تکلیفوں کے وقت خوشی کرنا سکھلاتا ہی کہ تکلیفیں ہماری شراکت کے نشان ہیں جیسا (یوحنا ۱۵: ۱۹) "اگر تم دنیا کے ہوتے تو دنیا اپنوں کو پیار کرتی لیکن اس لئے کہ تم دنیا کے نہیں بلکہ میں نے تمہیں دنیا سے چن کے جُدا کیا ہی اس واسطے دنیا تم سے دشمنی کرتی ہی" پھر (یوحنا ۱۵: ۱۸) اور (متی ۱۰: ۲۵) کو بھی دیکھ لو پھر (یوحنا ۱۶: ۳۳) میں لکھا ہی کہ "تم دنیا میں مصیبت اُٹھاؤ گے" مسیح کی تعلیم میں دنیوی چند روزہ خوش نصیبی کے لئے لارڈ بیکن صاحب کا بھاری مسئلہ یہاں درج کرنا مناسب ہی۔ کہ "عہد عتیق کی برکت نیک بختی اور عہد جدید کی برکت بدبختی ہی" ۲- پھر ہمیں معلوم ہوتا ہی کہ آیندہ زندگی کی برکتیں مسیح کی تعلیم میں روحانی برکتیں تھیں یہہ ہی اعتقاد اس کے زمانہ کے یہودیوں کے اعتقاد کی بالکل مطابقت نہیں رکھتا آنے والی زندگی کے بارے میں لوگوں کا بھروسہ اپنے باپ دادوں کی نسبت زیادہ یقینی تھا ان کا ایمان گذرے لوگوں کے ایمان سے یہاں تک زیادہ بڑھ گیا کہ صدوقیوں کے سوا سارے یہودی لوگ قیامت کی حقیقت پر بھروسہ رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ راستباز لوگ مبارک زندگی کے لئے اُٹھائے جائیں گے

لیکن اس آیندہ مبارک زندگی کی بابت اُن کا گمان تھا کہ راستباز لوگ دنیوی نعمتوں اور اس زندگی کی بے شمار نعمتوں کو حاصل کرنے کے لئے زندہ ہونگے اُن کے نزدیک خدا کی بادشاہت سے یہہ مطلب تھا کہ جب وہ آویگی تو بیحد دولت حاصل ہوگی اور غلہ اور مَے کی عجب کثرت اور فراوانی ہوگی اور کہ راستباز لوگ لاثانی دنیوی شان اور شوکت اور خوشحالی میں زندہ ہوکے اپنی نئی زندگی بسر کریں گے لیکن مسیح کی تعلیم میں آیندہ زندگی کی برکتیں روحانی ہیں بیشک اس زندگی کی بھاری خوشی مسیح بڑی ضیافت کی تمثیل سے بیان کرتا ہے جیسے کہ (لوقا کے ۱۴: ۱۵-۲۴ تک) اور (متی ۲۲: ۱-۱۴) میں بادشاہ کے بیٹے کی شادی کی ضیافت سے ظاہر ہے اور آنے والی بڑی بدنصیبی اُن لوگوں کی ہوگی جو اس ضیافت سے محروم رہے اور باہر کے اندھیرے میں ڈالے گئے اس میں شک نہیں ہے کہ جب مسیح میزوں پر بیٹھنے اور شادی کے لباس اور آنے والی بادشاہت کھانے اور پینے کا ذکر کرتا تھا تو اُس کا مطلب روحانی خوشی اور روحانی شراکت کی برکتوں سے تھا۔

صاف دلوں کا خدا کو دیکھنا اور خدا کے حقیقی فرزندوں کا اس کے ساتھ اس کے گھر میں رہنا اور آپس میں ایک دوسرے سے کامل رفاقت رکھنا یہی مبارکبادی کہلائی جاتی ہے جب مسیح نے مدت سے پیشتر اپنے شاگردوں کے لئے دعا مانگی تو ان کے لئے یہہ مانگا کہ یہہ میرے ساتھ رہیں جہاں میں ہوں اور وہ اُس کے جلال کو دیکھیں گے اور کہ "وہ پیار جس سے تو نے مجھے پیار کیا ہے اُن میں ہو اور میں اُن میں ہووں" (یوحنا ۱۷: ۲۶)۔

مسیح ایسی روحانی برکتوں کو سچی یا حقیقی دولت اور دنیا کی دولت کو جھوٹی دولت کہتا (لوقا ۱۶: ۱۱) اور بتلاتا ہے کہ دنیوی دولت اور روحانی دولت میں یہہ بڑا فرق ہے کہ ایک کو تو کیڑا اور مورچہ خراب کرتا ہے اور دوسری کو نہیں دیکھو (متی ۶: ۱۹-۲۰)۔

اب یہاں تک بیان ہوا کہ مسیح کے بھاری وعدے آیندہ جہان کے لئے ہیں اور انکی خاصیت روحانی ہے (۳) اب سوال آتا ہے پس پھر کیا مسیح نے اِس زندگی کے لئے برکتوں کا وعدہ نہیں کیا؟ کیا اُسکے وعدے بالکل آیندہ جہان ہی سے متعلق ہیں؟ کیا اس نے اپنے پیروؤں کو ایذارسانی کے سوا اس دنیا میں اور کچھ نہیں بتایا؟ کیا اس نے اس دنیا میں صرف انتظاری اور امید کی باتیں ہی کہیں کہ "اے چھوٹے جھنڈ مت ڈر کیونکہ تمہارے باپ کو پسند آیا کہ تمہیں بادشاہت دیوے" (لوقا ۱۲: ۳۲) ایسا نہیں مسیح اپنے پیروؤں کا حال ایسا بتاتا ہے کہ دنیادار اور بیدین لوگوں سے اُن کا حال اس جہان میں مبارک ہے تو بھی اس مبارک حال میں مسیح روحانی برکتیں دنیاوی برکتوں سے بہتر سمجھکر ان کا مقابلہ کرکے کہتا کہ "کسی کی زندگی مال کی زیادتی سے نہیں" (لوقا ۱۲: ۱۵) مسیح کے لوگ بڑے خوشحال ہیں کیونکہ وہ بے شمار روحانی برکتیں یہاں اسی زندگی میں حاصل کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اگرچہ ہم یہاں بدن کے گھر میں ہیں تو بھی ہمارا روحانی حصہ قدر و منزلت میں جسم سے کہیں بڑا ہے درحقیقت انسان کی نیک بختی اور بدبختی دل کی حالت پر منحصر ہے اور خدا کی بادشاہت دل میں اور روح سے شروع ہوتی ہے۔

اب ہم بادشاہت کی اس دنیا کی برکتوں کا سلسلہ وار بیان کرتے ہیں وہ یہہ ہیں (۱) گناہوں کی معافی۔ یہہ مسیح کی تعلیم میں ایک خاص بات ہے اس نے ایک تمثیل میں جو (متی ۱۸: ۲۴) میں ہے اس گناہ کی معافی کا ذکر کیا کہ یہہ برکت ایسی ہے جیسے ایک بادشاہ نے دس ہزار توڑے ایک قرضدار کو معاف کر دئے۔ پھر موقعہ مطابق اس نے اپنے خون کی بابت یہہ بات کہی کہ "یہہ بہتوں کی معافی کے لئے بہایا جاتا ہے" (متی ۲۶: ۲۸) پھر اپنے جی اُٹھنے کے بعد اُس نے نوشتوں کی گواہی لاکے خدا کے ارادے کو اسی طور بتایا کہ ساری قوموں میں توبہ اور گناہوں کی معافی کی منادی اس کے نام سے کی جاوے" (لوقا ۲۴: ۴۷) مسیح کی تعلیم سے یہہ بات صاف ظاہر ہے کہ معافی اور توبہ ساتھ ساتھ ہیں معافی خدا کی بادشاہت کے دروازے کی کنجی ہے اکثر جب گنہگار لوگ مسیح کے پاس آئے بات چیت کے شروع میں یہہ فرحت بخش آواز سُنی کہ "تیرا گناہ معاف ہوا" یا "تیرے ایمان نے تجھے بچایا سلامت جا" یا یہہ "اُسکے گناہ جو بہت تھے معاف ہوئے" دیکھو (مرقس ۲: ۵ اور لوقا ۷: ۴۷) اور نہ صرف جبکہ مسیح اس دنیا میں تھا یہہ باتیں کہتا تھا تیرے گناہ بخشے گئے لیکن اب بھی جب کوئی آدمی یکایک گناہ سے قایل ہوجاتا جیسے یسعیاہ نبی کو رویا میں ہوا (یسعیاہ ۶) اور جیسا داؤد کے دل میں ہوا جب اس نے اقرار کیا کہ "میں نے خدا کی نظر میں بدی کی" (زبور ۵۱) اور ایسا آدمی قایل ہوکے مسیح کے پاس اس کی بخشنے والی قدرت پر پورا بھروسہ کرکے آتا ہے تو وہ بھی یہہ جواب سنتا ہے کہ تیرے گناہ بخشے گئے اور اس سے اُس کے دل میں کامل اطمینان ہوتا ہے

ہوتا ہے

بقیہ

انگلش گورنمنٹ اور مذہب عیسوی

دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۲۲ جون ۱۸۹۹ء

قولہٗ۔ پادریوں نے ہماری صابر و شاکر گورنمنٹ پر یہہ طعن کرنا شروع کیا کہ بت پرستی کی نہایت مذموم اور قبیح خاصیتوں کو ترقی دیتی ہے اور ایک عظیم الشان بتکدہ کو رشوت دیتی ہے جو عقلی اور اخلاقی مذلت کی بقار دوام کا باعث ہے۔

اقول۔ معلوم ہوتا ہے کہ "ہندوستانی" کوئی ہندو ہی ہے جو بت پرستی کا پیرو ہے اگر پادری صاحبان نے گورنمنٹ کو بت پرستی وغیرہ کے لئے طعن دی اور اس کارروائی کو ناجائز بتلایا تو کیا بڑا کیا ایک مذہبی اور دینی غلطی جتلا دی آگے رہی گورنمنٹ کی مرضی چاہے مانے یا نہ مانے۔

قولہٗ۔ پس عیسائیوں کا یہہ فرقہ اس سے بھی راضی نہ ہوا کہ گورنمنٹ نے اوقاف مذہبی کی نگرانی کرنا ترک کر دی اور اب اس کا خواہاں ہوا کہ یہہ اوقاف بالکل موقوف کر دئے جائیں اور جب گورنمنٹ نے سالانہ نقد روپیہ دینے کی بدنامی سے بچنے کی یہہ تدبیر کی کہ اراضی معاف کر دیں تو پادریوں نے یہہ جواب دیا کہ اس سے اس بدعت کی جڑ مضبوط ہو گئی ہے جس کی بیخ کنی کرنی گورنمنٹ کو واجب ہے۔

اقول۔ ہاں ضرور گورنمنٹ کی خاص خاص رعایت کے کام تمام قوموں کے ساتھ کئے گئے ہیں سوا عیسائیوں کے اور یہہ صرف بپاس خاطر لوگوں کے کئے گئے اور پرانے حقوق کے مطابق کئے گئے اور روپیہ پیسہ وغیرہ کی نسبت جو ہے وہ بھی گورنمنٹ نے اسی لحاظ سے خرچ کیا لیکن پادری صاحبان کا فرمان از روئے انجیل بت پرستی اور غیر معبودوں کے بتوں کی عزت کرنے سے روکنے کی ہدایت تھی جو مسیحی کہلا کر کسی کو کرنی واجب نہیں ہے۔

قولہٗ۔ خیر جب اوقاف مذہبی کے جھگڑے سے کچھ فرصت ملی تو اب یہہ بحث پیش ہوئی کہ تبدیلی مذہب کی وجہہ سے آدمی اپنے حقوق سے قانوناً کیوں محروم رکھا جائے اور اس مقدمے میں بھی متضاد فریقوں نے یہہ شکایت کرنی شروع کی کہ بعض افراد رعایا کو نقط تبدیلی مذہب کی علت میں اُن کو حقوق اصلی سے محروم کر دینا گورنمنٹ کی علیحدگی اور بے لوثی کے اصول کے سراسر برخلاف ہے۔

اقول۔ بالکل درست تھا اور یہہ شکایت بجا تھی اور اس پر خوشی کی بات ہے کہ فیصلہ عمدہ ہوا تھا جو یہہ تھا کہ حقوق تبدیلی مذہب سے تلف نہ ہوں اور اب یہہ بات سب کے لئے عمدہ ہے اب بیشمار لوگ اِدھر اُدھر تبدیلی مذہب کر لیتے اور اگر وہ قانون ہوتا تو کتنی مشکلات ہوتیں۔

قولہٗ۔ سنہ ۱۸۳۰ء تک مدراس کے ہندوسانی عیسائیوں کو وکالت کرنے اور جوڈیشیل اور فوجی عہدے پانے کی ممانعت قانوناً تھی اور بعض صوبوں میں اُنہیں شرع محمدی کی پابندی کرنی پڑتی تھی اور ان کے حقوق کی تصریح کسی قانون میں نہیں لکھی تھی۔

اقول۔ عیسائیوں کو گورنمنٹ سے کسی قسم کی امداد اور مہربانی اور بہتری کی ہم پلہ دیگر اقوام کے کم امید ہے مگر تاہم عیسائی گورنمنٹ کی شکر گذار رعیت اور فرمانبردار قوم ہے اور یہہ صرف کلام الہی کی برکت سے ہے جس کی تعلیم ہے کہ اپنے حاکموں کے تابع رہو اور بلا حجت فرمانبرداری کرو۔

قولہٗ۔ آیرلنڈ میں تمام کلیسیائی خراج صاحب حکومت فرقہ کے مذہب کی ترویج میں صرف ہوتا تھا اور عموماً رعایا بعض قانونی حقوق سے محروم رکھی گئی تھی مگر ہندوستان میں اس کے برعکس معاملہ ہوا یعنے گورنمنٹ رعایا کے فریق کثیر کو راضی رکھنے کے لئے اس کے فریق قلیل کو جو قوم فاتح کا ہم مذہب تھا بعض حقوق قانونی سے محروم رکھا گیا۔

اقول۔ سچ اور درست ہے عیسائی مذہب کے پیراؤں کا تو صرف خدا ہی مالک ہے ادھر ملک کے لوگ مخالف خاندان کے لوگ مخالف اُدھر سرکار بھی ایسی بہت پرواہ نہیں کرتی بلکہ قلیل شمار ہونے اور دیگر سببوں سے کوئی رعایت نہیں کر سکتی کیا ان تمام باتوں سے اور پھر بھی اس کی روز افزوں ترقی سے خدا کی مدد کا ہاتھ اس مذہب کے شامل حال پایا نہیں جاتا؟

قولہٗ۔ سنہ ۱۸۴۵ء میں احاطہ بمبئی کے بشپ نے گورنمنٹ سے یہہ شکایت کی کہ ہمارے احاطے میں عدالتوں کے ہونے سے ہندوستانی عیسائیوں کو صرف اتنا فایدہ ہے کہ مارپیٹ سے محفوظ ہیں ورنہ جو ہندوستانی تبدیلی مذہب کر کے دین مسیحی قبول کر لیتا ہے اس کو بموجب قوانین سرکاری کے اور کسی قسم کے حقوق حاصل نہیں ہیں۔

اقول۔ بشپ صاحب کا فرمان اس وقت سچ تھا اور اب بھی کسی قدر صادق آتا ہے ہاں سب سے بڑا فایدہ عیسائیوں کو گورنمنٹ کے عہد میں یہہ ہی ہے کہ مارپیٹ سے ذرا بچے رہتے ہیں اور وہ بعض اوقات ہوتی ہی رہتی ہے مگر قانوناً کوئی اس کو کر نہیں سکتا پر عیسائی عدالت سے گریز کرتے

اور سختی کو بھی سہہ لیتے ہیں۔

قولہٗ۔ لیکن پھر جو گورنمنٹ نے نظر اٹھا کر دیکھا تو مذہبی جھگڑوں کی آندھیوں اور سیلابوں سے اپنے تئیں مضبوط نہیں پایا اور وہی شکایت اب تک چلی جاتی ہے۔

اقول۔ مذہبی جھگڑے تو اس ملک کے ورثے میں ہیں اور روزمرہ ترقی پذیر ہیں پر گورنمنٹ کو ہمارے مذہبی جھگڑوں سے کچھ فکر و اندیشہ نہیں اور نہ کچھ گورنمنٹ کا بگاڑ ہے اگر نقصان ہے تو ملک کے لوگوں کا ہے دیکھا جا چکا ہے کہ کتنے باہمی جھگڑے ہندو مسلمانوں کے آپس میں ہو چکے پر آخر کیا بنا۔ اب تک کم و بیش جھگڑے بنے رہتے ہیں نقصان ایسے جھگڑوں سے بیشک بہت ہے پر صرف رعیت کا نقصان ہے اور گورنمنٹ ایسے جھگڑوں کو دیکھتی رہتی اور جھگڑا کرنے والوں کو خفیف سی سزا بھی دے چھوڑتی ہے۔

قولہٗ۔ عیسائی مذہب کو رفتہ رفتہ آزادگی بخشی گئی اور ہندوستان کے مشہور و معروف مذہب میں یہہ مذہب بھی داخل ہونے لگا۔

اقول۔ واہ صاحب کیا سچائی ہے سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا آزادگی عیسائی مذہب کو بخشی گئی اور سرکار کی کس کس خاص مروت اور مہربانی سے یہہ مذہب مشہور و معروف ہو گیا اور کس انعام اور اکرام سے گورنمنٹ نے اس کو یہہ درجہ بخشا کہ وہ ہندوستان کے دیگر مذاہب میں شہرت میں ہم پلہ ہو گیا یہہ کہنا کہ سرکار کی کسی امداد سے عیسائی مذہب کو ترقی ہوئی سفید جھوٹ ہے ہاں اس کی ترقی اور شہرت کے وسایل اور ہیں عیسائی مذہب کی تعلیم اور طریق اور برتاؤ اس ملک میں ترقی کا سبب ہے اور وہ مخفی روح نادیدہ کی قدرت اور طاقت ہے جو اس میں کام کرتی ہے ورنہ ظاہری سامان تو سب اس مذہب کے برخلاف ہیں اور بجائے ترقی کے اس کی بیخ کنی کے درپے ہیں۔

قولہٗ۔ اس مذہب یعنے مذہب عیسوی کے پختہ معتز پیروؤں نے ذرا لن ترانی کی اور یورپین خیالات کے جوش و خروش نے گورنمنٹ کو بھی اسی طرف موڑ دیا۔

اقول۔ معلوم نہیں کہ یہہ کیونکر سچ ہے ایک طرف کہا جاتا ہے کہ گورنمنٹ کا ذرہ بھی خیال عیسوی مذہب کی طرف نہیں اور کوئی فائدہ عیسائی مذہب کو اس سے نہیں پہنچا اور کچھ نفع عیسائیوں کو نہوا اور دوسری طرف ”ہندوستانی“ صاحب کا یہہ کہنا کہ یورپین خیالات کے جوش و خروش نے گورنمنٹ کو بھی اسی طرف موڑ دیا میں پوچھتا ہوں کس بات میں کون سی رعایت اور مدد ناجائز یا جائز عیسائیوں سے کی گئی ایک بات کا یوں ہی بلا ثبوت کہدینا انصاف نہیں۔

قولہٗ۔ الغرض ان سب اسباب کے اجتماع سے بعض نازک مزاج اور زود رنج ہندوؤں اور مسلمانوں کے دل میں آتش حسد افروختہ ہوئی اور جب انہوں نے دیکھا کہ ہمارے مذاہب سے قدیم مواجب و حقوق زایل ہوتے جاتے ہیں تو بالاعلان یہہ کہنا شروع کیا کہ گورنمنٹ ہمارے قدیم مذہبوں کی بیخ کنی اس لئے کر رہی ہے کہ ہم کو اپنے مذہب میں لانا چاہتی ہے

اقول۔ ”ہندوستانی“ صاحب نے جو یہہ دو تین باتیں جن کا ذکر گذشتہ پرچے میں ہو چکا اسباب جھگڑے اور فساد کے بتائے ہیں بالکل درست نہیں نہ تو گورنمنٹ نے عیسائیوں کو کوئی حقوق دئے تھے اور نہ ان سے کسی قسم کی رو و رعایت کی تھی اور نہ کسی امر میں بپاس خاطر مذہب عیسوی کے ان کی پارٹی لی تھی اگر اوقاف کی نسبت کہو یہہ نہ صرف مذہب عیسوی سے تعلق تھے بلکہ سب قوموں کے لئے یکساں تھے اور مساوی حق رکھنے کا حق جیسا ایک قوم کو چاہئے ویسا تمام کا حق ہے لیکن کوئی ایسا کام عیسائیوں یا سرکار سے سرزد نہ ہوا تھا کہ جس سے ہندو اور مسلمان دونوں برافروختہ ہو جاویں اور اگر کچھ ہوا تھا تو اس کو صاف صاف ظاہر کرنا چاہئے اکثر ہندو مسلمان البتہ زود رنج اور غصہ ور ہونے کے سبب سے عیسوی مذہب کے سخت دشمن بنے رہتے ہیں اور اگر سچ پوچھو تو عیسائی مذہب کو دنیا کے تمام لوگوں سے بدسلوکی ہی کی امید ہے نیک سلوکی اور کسی قسم کی مہربانی اور مروت تو کوئی قوم و گروہ عیسائیوں کے ساتھ کرتا ہی نہیں اور یہہ پیشین گوئی بھی ہے کہ سب خداوند یسوع کے نام کے سبب سے مسیحیوں سے دشمنی کریں گے سرکار یا کمپنی پر یہہ سراسر تہمت تھی کہ وہ کسی کا مذہب بگاڑتی تھی یا ان کو مسیحی مذہب میں لانا چاہتی تھی یہہ صرف ایک قسم کا بے ثبوت اور بیجا الزام تھا دل کے اندر تو کچھ اور ہی خیالی پلاؤ پک رہے تھے اور باہر سے جب کچھ بن نہ آسکتی تھی تو یہہ کہنا شروع کر دیا لیکن یہہ محض بیدلیل باتیں تھیں معلوم نہیں ہوتا کہ کون سے مواجب اور حقوق ان کے زایل ہو گئے تھے بلکہ تعجب آتا ہے کہ باوجودیکہ ایسی عمدہ خود مختاری اور دین کی آزادگی حاصل ہو کر ایک دوسرے مذہب کے مخالف اور طرفہ تر یہہ کہ ضد اور تعصب سے بھرے ہوئے تاہم

ایک دوسرے کے برخلاف دم نہیں مار سکتا بلکہ ہر ایک اپنی مذہبی ریت اور رسوم کو فارغ البالی سے انجام دیں اس پر بھی یہہ شکایت کہ ہمارے مذاہب کے قدیم مواجب اور حقوق زایل ہوتے جاتے ہیں سچ ہی کہ انسان کی طبیعت کسی بات سے راضی نہیں اور شکایت کرنا اور اعتراض اٹھانا انسان کی جبلّی اور فطرتی عادت ہی جس کا کچھ علاج نہیں ہو سکتا۔

قولہٗ۔ یہہ خیالات ۱۸۵۶ء کی بغاوت کے چند ہی مدت بیشتر شایع ہوئے تھے اور ہندوستان کی رعایا کی سخت برافروختگی کا باعث ہوئے۔

اقول۔ یہہ بات سب پر روشن ہی کہ کون لوگ اس وقت باغی ہوئے تھے صرف پوربئے لوگ اور وہ بھی ایک اور بات کے سبب سے نہ کہ ان باتوں کے سبب سے ہاں البتہ ان لوگوں کے ساتھ اور لوگ بھی شامل ہوکر برسر فساد ہوگئے تھے ہندوستان کی رعایا کی برافروختگی کا سبب اوپر کی باتیں بالکل نہیں تھیں بلکہ صرف جہلا کا وہمی اور خیالی جہالت کا نتیجہ تھا۔

قولہٗ۔ اور جب عداوت کے اس میگزین میں جو قلوب خلایق میں بھرا ہوا تھا ذراسی چنگاری پڑگئی اور بھک سے اڑ گیا تو باغیوں اور بدمعاشوں نے سارے ملک میں دُہائی مچائی کہ سرکار ہم کو بیدین کرنے کی فکر میں ہی اور پوچ اور لچر بات کو لاکھوں آدمیوں نے باور کر لیا۔

اقول۔ بس یہی بات سچ ہی کہ باغیوں اور بدمعاشوں نے پوچ اور لچر باتیں جو سراسر جھوٹی تھیں بر پا کیں اور بہت جاہل ان کے ساتھ مل گئے اور ملک میں ابتری مچادی صرف ایک کارتوس کے مروّج ہونے پر یہہ فساد اٹھایا گیا جو حقیقتاً کچھ بات نہ تھی اور یہہ ہی صرف اس فساد کی بنیاد ٹھہرا نہ کہ جیسا "ہندوستانی" صاحب اپنے بیانات سے ثابت کرنا چاہتے ہیں ان باریکیوں کی ان جاہلوں کو بھلا کیا خبر تھی اور قانون کی باتوں سے ان کو کیا واقفیت تھی۔

قولہٗ۔ دہلی اور لکھنو سے جتنے اشتہار جاری ہوئے ان سب میں اُس کا ذکر ضرور تھا کہ یہہ انگریز ہندو اور مسلمان دونوں کا مذہب لینے کی فکر میں ہیں۔

اقول۔ کیوں نہ ہوتا یہہ تو ملکر اتفاق کرنے کی بڑی دوا تھی یا یوں کہو کہ دونوں کے ایک خیال بنانے کی سازش تھی کہ جس کے سبب سے دونوں قومیں جو ایک دوسرے کے مخالف تھیں جُڑ سکتی تھیں اور مذہب کی باتیں ہی زیادہ تر انسان کو برانگیختہ کر سکتی تھیں اور آتش فساد کو بھڑکا سکتی تھیں۔

قولہٗ۔ مگر لطف یہہ ہی کہ جو بعض بدمعاش گرفتار ہوئے اور ان کو پھانسی کا حکم ملا اور انہوں نے کہا کہ اگر سرکار ہماری جان بخشی کرے تو ہم عیسائی ہو جاتے ہیں مگر سرکار نے اس کو قبول نہ کیا تو انکو سخت تعجب ہوا۔

اقول۔ سچ ہی سرکار نے ان کا مذہب توڑنا نہیں چاہا تھا اور یہہ صرف ان کی شرارت تھی اور مذہب کا صرف بہانا تھا اگر مذہب کی وقعت کچھ ان کے دل میں ہوتی تو وہ پھر موت کے ڈر سے کیوں مذہب عیسوی کو جس سے اُن کو نفرت تھی قبول کرنے کو آمادہ ہوگئے اور سرکار نے جو اُن کی درخواست نامنظور کی بہت درست کیا کیونکہ یہہ مذہبی معاملہ نہ تھا یہہ تو ایک قانونی امر تھا انہوں نے سرکار کا بڑا بھاری قصور کیا تھا اور اس کے عوض وہ سزائے موت ہی کے مستحق تھے پھر کیونکر چھوڑے جاتے قانون سب کے لئے یکساں ہی اگر عیسائی بغاوت کھڑی کریں تو کیا وہ سزا سے بچ رہیں گے ہرگز نہیں اس میں کوئی تعجب کی بات تو نہیں تھی مجرم ہونکو ضرور سزا ہی ملنی تھی۔

اس مقام پر ذرا ٹھہر کریں ناظرین کو یہہ دکھلانا چاہتا ہوں کہ اس فساد اور جھگڑے میں عیسائیوں کا کیا حال ہوا اگر اس مصیبت اور تکلیف کا بیان مفصل تحریر کیا جاوے جو اس وقت مسیحیوں کو جابجا اس ملک میں اُٹھانی پڑی تو ایک بڑی بھاری کتاب بن سکتی ہی پر مختصراً تواریخ میں کہیں کہیں پایا جاتا ہی کہ مسیحی بھی اس آتش فساد میں بری طرح سے مارے گئے اگرچہ بیچارے حاکم وقت یعنے کمپنی سے کچھ تعلق نہ رکھتے تھے اور اُس سے کچھ فایدہ بھی نہ اٹھاتے تھے جیسا کہ ذکر ہو چکا بلکہ ایک تھوڑے سے لوگ اور وہ بھی بالکل متروک اور رلائے ہوئے جن کا نہ کچھ حق نہ حقوق نہ کچھ جمع نہ جمعیت نہ کوئی مددگار نہ معاون بلکہ یگانہ و بیگانہ سب دشمن حتیٰ کہ گھر کے لوگ بھی دشمن لیکن افسوس کہ انگریزوں کی مصیبت میں ان کو بھی لوگوں نے زبردستی شریک کر لیا اور انگریزوں سے زیادہ مصیبت و تکلیف ان بیچاروں کو اُٹھانی پڑی کیونکہ انگریز تو صاحب حکومت اور باحیثیت تھے کچھ نہ کچھ اپنا بچاؤ کر سکے لیکن یہہ بیچارے بھلا کیا کرتے۔ قہر درویش بر جانِ درویش کا مقولہ دل میں ٹھان کر اس مصیبت کا سامنا کرنے کو تیار رہے ضعیف الاعتقاد لوگوں نے جان کے ڈر کے مارے مذہب تبدیل بھی کر لیا لیکن ایماندار مسیحی بڑے بڑے اچھے اچھے لوگ

اس خوفناک وقت میں بیدردی کے ساتھ نہایت تکلیف سے مارے گئے دیکھو کہ مصیبت کن کی اور کن لوگوں پر ناحق آپڑی عیسائی بیچارے ناکردہ گناہ کی سزا میں گرفتار ہوئے بھلا ان کا کچھ قصور تھا نہیں ہرگز نہیں پر ان کی مصیبت اور سب سے زیادہ تھی اور یہہ صرف اس لئے ہوا کہ یہہ انگریزوں کے ہم مذہب ہیں اگرچہ ہم مذہبوں نے کبھی کچھ فایدہ بھی نہ پہنچایا تو بھی بیچارے ہم مذہب ہونے کی علت میں عذاب و مصیبت میں پڑے غرض کہ ہندو اور مسلمانوں نے عیسائیوں کی طرف سے اپنے دلوں کے خوب ارمان نکالے لیکن خوشی کی بات ہے کہ بہت مسیحی لوگ ایمان اور ثابت قدمی کے ساتھ شہید ہوئے اور مرتے دم تک ایمان میں مضبوط رہے شکر کا مقام ہے کہ جب سے ہماری مہربان قیصرہ ہند کا دور دوراں ہوا ہے تب سے اس ملک کو وہ امن و آرام حاصل ہے کہ اس سے پیشتر کبھی خواب و خیال میں نہ آیا ہوگا اور اس کے سایہ عاطفت میں ہر کہ و مہ کو وہ آزادگی حاصل ہے جو بڑے بڑے بادشاہوں کو بھی کبھی نصیب نہ تھی اگر کوئی ناشکرگذار یوں ہی ناشکری کا دم بھرے تو یہہ امر سوائے اس کی سُبکی اور ہلکاپن کے اور کیا ہے لیکن اگر انصاف سے دیکھا جاوے تو تمام بادشاہوں سے جو زمانہ سلف میں اس ملک پر حکمرانی کر گئے ہیں موجودہ شاہنشاہ کی حکومت ہزارہا گُنا بلکہ لاکھہا گُنا بہتر ہے اور بڑے بوڑھوں سے ان باتوں کی بابت ذکر چلاؤ تو وہ پچھلی حکومتوں کا ذکر کرکے بے ساختہ یہہ کہنے لگتے ہیں کہ سرکار انگریزی کی حکومت کے موافق کوئی حکومت نہیں ہوئی اور دعا کرتے ہیں کہ ہمیشہ یہی سلطنت برقرار رہے اور یہہ بات بالکل سچ ہے بلکہ جہاں جہاں اب تک کوئی دوسری سلطنت کے ماتحت ہیں وہ یہہ خواہش ظاہر کرتے رہتے ہیں کہ کاش ان کے ملک میں انگریزی حکومت ہوتی فقط۔

راقم۔ جے۔ الیس

خطِ عام

۱۶ مئی ۹۹ء کو گورداسپور میں چند محمدی صاحبان نے خانگی انجمن برائے نام جمع کرکے بندہ کو دھوکہ دیکر طلب کیا جس میں سوائے دھمکانے کے کوئی تسلی آمیز اور راہ نجات کی گفتگو نہ ہوئی اور اس کے بعد ایک اشتہار صداقت اسلام جھپوا کر شایع کرادیا ہے لیکن بندہ کی تسلی اور تشفی سوائے خداوند مسیح نجات دہندہ کے نہیں ہے لہذا بندہ یہہ خط برادران اہل اسلام کی خدمت میں بذریعہ اخبار نورافشاں کے ارسال کرتا ہے کہ میں پہلے محمدی اور عزت کا سید تھا پھر شہر جہلم میں عیسائی ہوگیا اور پھر بہ اغوائے محمدیاں محمدی ہوا اب پھر صدق دل سے عیسائی ہونا چاہتا ہوں کیونکہ میں نے اچھی طرح سے معلوم کرلیا ہے کہ نجات محمد سے نہیں ہے بلکہ خداوند یسوع مسیح سے ہے۔ ملک روشن خاں صاحب مناد امریکن مشن جہلم مجھ کو خوب جانتے ہیں

العبد

مولوی سید عالم شاہ متوطن چکوال ضلع جہلم

حال وارد سلیم پور اراعیاں ضلع گورداسپور

التماس

میرا ایک لڑکا بنام سموئیل چارلس جو سہارنپور ڈپوٹی سکول سے پاس کرکے پہلے مین پوری میں تعین ہوا تھا پھر تبدیل ہوکر ایٹہ میں چلا گیا اب معلوم نہیں کہ وہ ایٹہ سے کہاں چلا گیا ہے اور میں اب نہایت بوڑھا ہوگیا ہوں اور اپنی بیوہ بہو کے پاس پڑا ہوں اگر کوئی صاحب بذریعہ نورافشاں اس کا پتہ دیں تو میں نہایت شکرگذار ہونگا۔

خاکسار

چارلس عیسائی۔ گجرات

مُعاف کرنے پر ایک سبق

متی ۱۸ باب ۲۱ سے ۳۵ آیت تک

"معاف کرو اور تم بھی معاف کئے جاؤ گے" لوقا ۶: ۳۷۔ مسیح اپنی خدمت کے آخری زمانہ میں بہت سے عمدہ اور کارآمد سبق ہم کو سکھاتا ہے مثلاً یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ہم کو معاف کرنا سکھاتا ہے کسی کی غلطی یا قصور کو معاف کرنے سے یہہ مراد ہے کہ ہم اس کا بدلہ لینے کے حق کو چھوڑ دیں قصور کرنا خواہ خداتعالی کا خواہ انسان کا اس کا مقروض ہو جانا ہے جس کا قصور کیا ہو اور معاف کرنا فرض کے تقاضے کے استحقاق کو چھوڑ دینا ہے۔

ہم اس سبق میں تین باتیں دیکھتے ہیں جن کا ذکر اپنے اپنے موقعوں پر آتا چلا جائیگا۔

اوّل۔ خدا اور معافی۔ جس خدا کی ہم بندگی کرتے ہیں اسی کے ساتھ ہماری بلندی اور پستی موقوف ہے بہت سی غیر قومیں اتنا بھی نہیں جانتیں کہ معاف کرنا کس چیز کا نام ہے یہہ اشارہ میرا خاصکر ہندو بیچاروں کے طرف ہے کیونکہ وہ اُن خداوں کی پرستش کرتے ہیں جو بدلہ لینے والے ہیں ہر ایک

گناہ جو اُن کے خدا کا کیا جائے ضرور ہے کہ وہ اسکا کفارہ یا ڈنڈ دیں۔ اور یہہ صرف اس طرح دے سکتے ہیں کہ اپنے جسم کو کچھ نہ کچھ تکلیف دیں برعکس اسکے ہمارا خدا معاف کرنے والا خدا ہے اور اس سبب سے کہ وہ معاف کرنے والا ہے ہماری ذمہ واری زیادہ بڑی ہے کہ ہم ہوشیار ہوں ہم اپنے خدا باپ کا طریقہ اس کے پیارے بچّوں کی طرح اختیار کرنے والے ہوں پھر کہ وہ معاف کرنے میں غنی ہے اور حد نہیں ہے ۔

دوم یہہ بات ہے مسیح نے ہم کو ستّر کے سات مرتبہ معاف کرنے کو کہا۔ تو ذرا خیال فرما دیں کہ خدا ہم کو کتنی بار معاف کرتا ہوگا؟ مسیح کی مراد ہم کو اس تعداد کے بتانے سے یہی تھی کہ معاف کرنے کی ہم پر کچھ قید نہ ہو بے حد ہو۔ خدا ہماری ہزارویں تقصیر کو اس مستعدی سے معاف کرتا ہے جیسے کہ ہمارے پہلے قصور کو کیا " اگرچہ تمہارے گناہ قرمزی ہوویں برفوں کی طرح اُجلے ہونگے" اگر اس کے یہہ معنے نہیں ہیں تو کیا ہیں؟ وہ جو کہ میرے پاس آتا ہے (خواہ کیسا ہی نجس کیوں نہ ہو) میں اُسے ہرگز نکال نہ دونگا" اگر اس سے ہم اوپر کے معنے نہ لیں تو کیا لیں؟ پس اگر ہم معاف نہیں کرتے تو ہم مسیح کے قرضدار ہیں مسٹر موڈی کا قول ہے کہ" وہ جو معاف نہیں کرتا وہ اس پل کو توڑتا ہے جس پر سے اس کو خود گذرنا ہے" خداوند مسیح نے اس بات کو کس عمدگی کے ساتھ اپنی اس تمثیل میں ادا کیا ذرا غور فرما دیں ایک نوکر نے اپنے مالک کو دس ہزار توڑے دینے تھے وہ نوکر ادا نہ کر سکا اور ملک کے دستور کے موافق ضرور تھا کہ وہ اور اس کا سب کچھ بیچا جاوے اور رقم وصول کر لی جاوے اُس نے اس کی منت کی اور یہہ دعا اس کی سنی گئی اور اس کے آقا نے وہ قرض اس کو بخش دیا۔ دیکھیں شروع میں معاف کرنے کا مطلب

لیکن اب دیکھیں باہر نکل کے اس کو ایک اپنا ساتھی ملا جس کے اُوپر اُس کے ایک سَو دینار آتے تھے یہہ ادا نہ کر سکا اور بیچارے کی رحم کی دعا بھی نہ سُنی گئی اور افسوس بیچارے کس بیرحمی سے سلوک کیا گیا اور قید میں ڈالا گیا دیکھئے اس نوکر کے اُوپر کیا فتویٰ لگایا گیا جس نے اپنے ساتھی کو معاف نہ کیا "جب تک تمام قرض ادا نہ کرے قید رہے" افسوس اُس نے نہ سمجھا کہ میں جس ڈال پر بیٹھا ہوں اُسی پر آرہ چلا رہا ہوں ہم اپنے قصور والوں کو معاف کریں ہم طرح طرح سے اپنے ساتھیوں کا گناہ کرتے ہیں بلکہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بچپن سے لے کے یہہ گناہ ہم سے ہو جایا کرتے ہیں کسی کا کوئی بیہودہ نام رکھ دینا شکایتیں اور چغلیاں کرنی وغیرہ بلاشک ہم باتوں کا اگر ہمارے برخلاف کی جائیں کچھ خیال نہ کریں بیشک معاف کرنا ایک مشکل امر ہے لیکن یاد رکھیں کہ ہمارا کچھ حق نہیں کہ ہم معافی کی امید رکھیں اگر ہم معاف نہیں کرتے ۔

سوم معاف کرنے کی حالت۔ یہہ حالت تو یہہ ہے خدا ہمیشہ ہمیں معاف کرنے پر راضی ہے لیکن اُس کا رحم ہمارے کسی مصرف کا نہیں جب تک ہم توبہ نہ کریں اور رحم کی التجا کریں میرا دشمن میری معافی کا طلبگار نہیں ہو سکتا یہہ میرا کام نہیں ہے کہ میں اس بات کے لئے اُس پر دباؤ ڈالوں کیونکہ وہ اس معافی کی قدر نہیں کریگا یہہ صرف موتیوں کو سؤروں کے آگے پھینکنا ہے میرا فرض یہہ ہے کہ جوں ہی کہ میرے دشمن میں توبہ کے آثار نظر آویں میں ایک مستعد دل سے فوراً اس کو معاف کرنے کو تیار ہوؤں۔ " اگر ہم اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ ہمارے گناہ بخشنے میں صادق القول اور عادل ہے" اگر ہم

اپنے قصور والوں کو معاف نہیں کرتے تو کیونکر یہہ دعا مانگ سکتے ہیں " جس طرح ہم اپنے قصور والوں کو معاف کرتے ہیں تو ہماری تقصیریں معاف کر" ؟ ہم اپنے کو خدا کا ایک نمونہ کر دکھلاویں اگر ہم اوروں کو معاف کریں گے تو اس معافی کی جو خدا سے حاصل ہوگی زیادہ قدر کرینگے ۔

آخر میں ایک سوال لازم آتا ہے کیا ہم اپنے ستانے والوں سے لڑ سکتے ہیں؟ ہاں بشرطیکہ کسی اور کا فایدہ ہو اور نہ کہ اپنے فایدے کے لئے لڑیں مطلب یہہ ہے کہ فایدہ ہمارے ستانے والوں کا ہو اور نہ کہ ہمارا بلکہ دوسرے کا۔ قصور والوں کو نصیحت کی بڑی ضرورت ہے لیکن اگر وہ نصیحت اُن کے فایدے کے لئے ہو اُن کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہم کو بدلہ لینے والے دل سے کسی طرح کی خوشی نہیں اُٹھانی ہے لیکن صرف دوسروں کی بھلائی کا خیال ہے مثلاً کچہری میں جج صاحب اگر ایک کو سزا دیں تو اس کے قصور کا عوض تو ضرور ہے لیکن فایدہ دوسرے کو نہ کہ آپ کو۔ یا کوئی لڑکا شریر لڑکے کو مارتا ہے اس لئے کہ اس کے کمزور ساتھی کو وہ کسی طرح سے ایذا نہ پہنچا سکے فایدہ اس میں اُس کا اپنا نہیں پر دوسرے کا یا جیسے کہ بڑی ضرورت ہے کہ ہم مسیح کی خاطر خطا کاروں کا مقابلہ کریں اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہہ مقابلہ صرف مسیح کی خاطر ہی نہیں بلکہ اس خطا کار کی خاطر بھی ہے تاکہ اُس کو راہ راست پر لے آویں۔ آمین۔

راقـــــــم

ای جوزف۔ از گجرات

پنجاب

کرستیاں دو طرح کے مندرجہ ذیل ہیں

اوّل روح القدس اور ایمان سے بھرے ہوئے نیک مرد کرستیاں پانچ ہوشیار کنواریوں کی مانند ہیں (متی ۲۵ باب ۲ آیت)

دوئم۔ فرضی اور نام کے جھوٹے کرستیاں پانچ نادان کنواریوں کی مثال ہیں (متی ۲۵ باب ۳ آیت)

(۱) اوّل روح القدس اور ایمان سے بھرا ہوا نیک مرد کرستیاں وہ ہے جو روح سے پیدا ہوا ہے خداوند مسیح نے صاف صاف فرمایا اگر تم میری بات پر ثابت رہو گے تو تم تحقیق میرے شاگرد ہو گے (یوحنا ۸ باب ۳۱ آیت)۔ خداوند مسیح کے پاس نیقودیمس رات کے وقت آیا اور کہا کہ اے ربونی ہم جانتے ہیں کہ تو خدا کی طرف سے اُستاد ہو کے آیا کیونکہ یہہ معجزے جو تو دکھاتا ہے جب تک خداوند ساتھ نہو کوئی دکھا نہیں سکتا اے اُستاد مجھے بتلا کہ سچے کرستیاں ہونے اور آسمان کی بادشاہت میں شامل ہونے کے لئے مجھے کیا کرنا بہتر ہے خداوند مسیح نے جواب دیا کہ ان اسبابوں کے مہیا کرنے کے لئے انسان کو سرنو پیدا ہونا ضرور ہے مگر نیقودیمس اس روحانی راز کو نہ سمجھا تب خداوند مسیح نے صاف لفظوں میں بتلایا کہ جب تک آدمی پانی یعنے کلام اور روح سے پیدا نہ ہو سچا کرستیان اور آسمان کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا اس مذکورہ مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ کرستیاں ہونے کا بہتر طریقہ یہہ ہے کہ کلام اور روح سے سرنو پیدا ہونا ضرور ہے۔ خداوند مسیح نے نیقودیمس کو ایک روحانی قانون بتلایا

کہ سرنو پیدا ہونا یا روحانی ہونا ضرور بلکہ از حد ضروری ہے کیونکہ لکھا ہے (کیونکہ مسیح یسوع میں نہ مختونی کچھ ہے اور نہ نامختونی کچھ ہے بلکہ نئی پیدائش شرط ہے اور جتنے اس قانون پر چلتے ہیں سلامتی اور رحم اُن پر اور خدا کے اسرائیل پر ہووے) (گلتیوں ۶ باب ۱۵ آیت) اس مذکورہ آیت سے روشن ہوتا ہے کہ کرستیاں ہونے کے لئے ایک ہی قانون ہے یعنے نئی پیدائش اور یہہ روح القدس اور کلام سے ہوتی ہے جتنے سرنو پیدا ہوئے اور ہوتے ہیں ان پر رحمت اور سلامتی خدا باپ سے ہے سو ایسے ہی سچے کرستیاں ہیں اے پیارو کرستیاں ہونے کے قانون کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کیونکہ جو مسیح میں ہے وہ نیا مخلوق ہے جیسے مرقوم ہے۔ اس لئے اگر کوئی مسیح میں ہے وہی نیا مخلوق ہے پُرانی چیزیں گذر گئیں دیکھو ساری چیزیں نئی ہوئیں (۲ قرنتیوں ۵ باب ۱۷ آیت) اس آیت سے روشن ہوتا ہے کہ نئی پیدائش حاصل کنندہ کرستیاں کے لئے سب چیزیں نئی ہیں گویا اسکی زندگی نئے طور سے بسر ہوتی ہے وہی سچا کرستیاں ہے یہہ نئی زندگی جو سچے کرستیانونکی ہے اُن کی ذاتی خوبی کے سبب سے نہیں بلکہ یہہ روح القدس کی قدرت سے ہے جیسے لکھا ہے۔ اس نے ہم کو راستبازی کے کاموں کے سبب سے نہیں جو ہم نے کیئے بلکہ اپنی رحمت کے مطابق نئے جنم کے غسل اور روح القدس سے سرنو بنانے کے سبب سے بچایا (طیطس ۳ باب ۵ آیت) سچے کرستیاں تخم غیر فانی یعنے خدا کے کلام سے سرنو پیدا ہوا ہے جیسے مرقوم ہے (کیونکہ تم نہ تخم فانی سے بلکہ اس سے جو غیر فانی ہے یعنے خدا کے کلام سے جو زندہ اور ابد تک قایم رہتا ہے سرنو پیدا ہوئے) (۱ پطرس ۱ باب ۲۳ آیت) اے پیارے ناظرین خداوند کے کلام میں اور

بہت سی آئتیں نئی پیدائش کی ہیں لیکن ہم نے نمونہ کے واسطے یہہ چند آئتیں اقتباس کی ہیں ان سے ہم یہہ سبق سیکھتے ہیں کہ سچا کرستیاں وہ ہے جو سرنو پیدا ہوا ہے جیسے انطاکیا کی کلیسیا کے کرستیاں تھے اور یہہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جس کرستیاں میں یہہ مذکورہ اوصاف نہ ہوں یعنے روح القدس اور ایمان سے بھرا ہوا نیک مرد نہ ہو وہ کرستیاں نہیں ہے۔

جب ہم مسیحیت کے شروع زمانہ کی طرف خیال کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کے شاگرد مسیح کے ساتھ ساتھ رہتے تھے اور مسیح کے ساتھ کھاتے پیتے تھے اور دن رات مسیح کے معجزے دیکھتے تھے مگر تو بھی روح القدس سے سرنو پیدا نہ ہونے کے سبب سے سچے کرستیاں نہیں تھے اور نہ کرستیاں کہلائے اس وقت اگر کوئی اُن کو کرستیاں کہتا بھی تھا تو وہ صاف انکار کرتے تھے کہ ہم نہیں ہیں جیسے پطرس ایک لونڈی کے ڈر کے مارے اپنے خداوند اور اُستاد کا تین بار انکار کرتا تھا اصل بات یہہ تھی کہ ابھی تک ان میں پُرانی انسانیت تھی اور وہ روح القدس سے سرنو پیدا نہ ہوئے تھے کیونکہ سرنو پیدا کرنا یا نیا مخلوق بنانا روح القدس کا کام ہے۔

مگر جب خداوند مسیح موت پر فتح پا کے اور قبر کے بند کو توڑ کے اور نجات کا کام پورا کر کے آسمان پر صعود فرمانے لگے تو اپنے شاگردوں کو وصیت کی۔ (اور اُن کے ساتھ ایک جا ہو کے حکم دیا کہ یروشلم سے باہر نہ جاؤ بلکہ باپ کے اس وعدے کی جس کا ذکر تم مجھ سے سُن چکے ہو راہ دیکھو کیونکہ یوحنا نے تو پانی سے بپتسمہ دیا پر تم تھوڑے دنوں کے بعد روح القدس کا بپتسمہ پاؤ گے (اعمال ۱ باب ۴ و ۵ آئتیں) اس سے

واقعات اور رائیں

امریکن مڈور امشن کا کام جنوبی ہندوستان میں ۱۸۳۴ء میں شروع کیا گیا اب اس مشن کے متعلق کل مسیحی جماعت کی تعداد ۳۳۴۱۵ تک پہنچ گئی ہے۔ ان میں سے ۴۷۵۴ کلیساؤں کے شریک ہیں پانچ کلیساؤں میں سے دو اپنے اپنے پاسبانوں کی پوری تنخواہ خود ہی دیتی ہیں قریباً ہر ایک جماعت میں ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں کہ جو بلا تنخواہ اپنی مرضی سے وقتاً فوقتاً انجیل کی بشارت کا کام کرتے ہیں ۱۸۵۴ء میں انڈین ہوم مشنری سوسائٹی قایم کی گئی جس کے دو کام ہیں (۱) غریب جماعتوں کی مالی مدد کرنا (۲) اس علاقے میں جہاں انجیل کی بشارت کا کام نہیں ہو رہا۔ انجیل کی بشارت کو جاری کرنا۔ اس سوسائٹی کے متعلق بیس ہندوستانی مسیحی کام کر رہے ہیں سال کے اندر ایک ہزار روپیہ سوسائٹی نے جمع کیا۔

پادری صاحبان سیتل۔ نہال سنگھ اور کلارک جو سی۔ ایم۔ ایس۔ کے سو سالہ جلسے میں ولایت تشریف لے گئے تھے ۱۳ ماہ حال کو ہندوستان کو روانہ ہو گئے ہیں امید ہے کہ ۴ جولائی کو ہندوستان میں پہنچیں گے۔

امریکہ کے ایک مشہور ڈاکٹر نے ایک دوائی دریافت کی ہے کہ جس کو انسان کے اندر داخل کرنے سے انسان کی زندگی بڑھ جاتی ہے وہ یہہ دعوی نہیں کرتا کہ اس کی دوائی سے انسان ہمیشہ جوان رہ سکتا یا رہیگا مگر یہہ کہ اس سے اس کی زندگی بہت کچھ دراز ہو سکتی ہے۔ شکاگو کے ڈاکٹروں نے اس تجربے کو دیکھکر رائے دی ہے کہ فی الحقیقت اس دوائی کا اثر انسانوں اور حیوانوں پر بہت ہی عجیب ہوتا ہے۔

مس لوتر سنگھ جو لکھنؤ وومنس کالج میں پروفیسر ہیں ۷ ماہ حال کو پادری کوب کے خاندان کے ساتھ کلکتہ سے امریکہ تشریف لے گئی ہیں ولایت میں جاکر وہ مس تھوبرن کے ساتھ کام کریں گی اور امید ہے کہ آنے والے سال کے شروع میں واپس تشریف لاویں گی۔

اُن عورتوں کے لئے کہ جو کسی نہ کسی طرح سے خراب ہو گئی ہیں مگر اپنی خراب زندگی سے بچنا چاہتی ہیں مکتی فوج کی طرف سے دو ریسکیو ہوم کھولے گئے ہیں ایک کلکتہ میں اور دوسرا بمبئی میں ہمارے خیال میں یہہ کام بہت ضروری ہے اور خوشی کی بات ہے کہ کلکتہ اور بمبئی میں اس قسم کے کام سے کئی جوان عورتیں بربادی کی زندگی سے بچ گئی ہیں اور اپنے ہاتھوں سے محنت کرکے اپنی روٹی کماتی ہیں اکثر دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ کوئی جوان لڑکی کسی بدمعاش مرد سے ورغلائی جاکر خراب کی جاتی ہے۔ افسوس ہے کہ بُرے کام سے جس طرح سوسائٹی عورت کو حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے اُسی طرح سے مرد حقارت کی نگاہ سے نہیں دیکھے جاتے عورتیں بیچاری جو ورغلاہٹ میں آکر خراب ہو جاتی ہیں گھر سے نکال دی جاتی اور ہر ایک کی انگشت نما ہوتی ہیں مگر جوان مرد گناہ کرکے مونچھوں پر تاؤ دئے پھرتا ہے اور کوئی اس کے گناہ کے باعث اس کو اس نگاہ سے نہیں دیکھتا کہ جس سے جوان عورت دیکھی جا رہی ہے اس واسطے عورتیں کہیں پناہ کی جگہہ نہ پاکر خراب زندگی بسر کرکے اپنا پیٹ پالنے لگتی ہیں مسیحیوں کا فرض ہے کہ ایسی عورتوں کے لئے پناہ گاہیں مقرر کریں اور ان پر خداوند کی محبت کو ظاہر کرکے اُنہیں مسیحی زندگی کو حاصل کرنے کی طرف مایل کریں تاکہ وہ پاک زندگی بسر کرکے خداوند کے جلال کا باعث ہوویں۔

خالصہ اخبار لاہور نے ایک ہندو کی خیرات اور امریکہ کی مسیحی لیڈی کی خیرات کا مقابلہ کیا ہے۔ ہندو نے اپنے روپئے سے انارکلی لاہور میں ایک مندر تیار کروایا ہے اور اس میں پرستش کے لئے بُت رکھے گئے ہیں مگر مسیحی لیڈی نے وصیت کی ہے کہ اس کے روپئے سے گجرات کی عورتوں کے لئے گجرات مشن کے متعلق ایک زنانہ ہسپتال بنایا جاوے وہ ہسپتال طیار ہو گیا ہے اور بہت سی لاچار عورتیں اور بچے وہاں آرام وتسلی وتندرستی حاصل کرتے ہیں ہم آج کل مختلف اخبارات میں اس قسم کی باتیں دیکھکر خوش ہوتے ہیں یہہ معلوم کرکے کہ اب اس ملک میں ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جنکی آنکھیں کھل گئی ہیں کہ سچائی کو پہچان سکیں لوگ آہستہ آہستہ مسیحی مذہب کی سچائیونکو قبول کرتے جاتے ہیں مثلاً بیواؤنکی دوبارہ شادی۔ یتیمونکی پرورش بیماروں کیلئے ہسپتالونکا کھولا جانا۔ اچھی اچھی اخلاقی کتابوں کا شایع کرانا وغیرہ وغیرہ لیکن افسوس ہے کہ ان سچائیوں کو قبول کرکے وہ پھر بس انکار کرتے جاتے ہیں کہ یہہ مسیحی مذہب کی تاثیر کا نتیجہ نہیں ہے کیا یہہ محض انگریزی تعلیم کا نتیجہ ہو سکتا ہے؟ اگر مان بھی لیا جاوے کہ یہہ انگریزی تعلیم کا نتیجہ ہے تو کیا کوئی اس سے انکار کرنیکی جرأت کر سکتا ہے کہ بائبل نے انگریزی علم ادب پر بڑا اثر کیا ہے؟ انگریزوں میں جو کچھ خوبیاں ہیں وہ سب اس کتاب کے اثر سے پیدا ہوئیں اور ہو رہی ہیں ہم اپنے ہندو اور محمدی اور سکھ بھائیوں سے بادب التماس کرتے

رسید زر

پادری ایچ۔ جی۔ ہور	۱۵ر	پادری ولیم ڈلگیٹی	۸ر
جمال الدین	عہ۸ر	مس سی بی ببرن صاحبہ	۱۴ر
مس جے۔ ڈنلاپ صاحبہ	۱۱ر	پادری اے۔ جے۔ نیک گا	صر
ڈاکٹر جے۔ سی۔ آر۔ یونگ	۸ر	مسٹر جے۔ ڈی۔ ولسن متھرا	عہ۸ر
مس پریٹ صاحبہ	صر	پادری ایچ۔ ڈبلیو۔ تامس آگرہ	عہ۸ر
مسٹر جے۔ ڈانیل	۸ر	مسٹر یحیٰی خاں۔ لنڈیکوٹل خیبر	عہ۸ر
مسٹر اے۔ نجمن	عہ۸ر	پادری چھوٹے لال	عہ۸ر
مسٹر جے۔ نجمن	عہ۸ر	پادری ڈی۔ ایس لائیل	عہ۸ر
مہتاب الدین	عگر	پادری کے۔ جے۔ لینڈ کویٹ	عہ۸ر

پادری ایس۔ گھوس ۸ر

نوٹ۔ اگر کسی صاحب نے روپیہ بھیجا ہو اور رسید زر میں اسکا نام نہ دکھلایا گیا ہو تو اطلاع دیں۔ اڈیٹر۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

میسرس نسروانجی اینڈ کمپنی آکشنیر نارتھ ویسٹرن ریلوے کو مندرجہ ذیل اسباب وغیرہ کو مجمع عام میں نیلام کرنے کا جنرل سٹور یارڈ لاہور میں حکم ہوا ہے یہ نیلامی مورخہ ۲۰ جولائی بروز جمعرات سے بوقت ۸ بجے صبح ہر روز ہوا کریگی۔

فہرست اسباب

پُرانے لوہے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے۔ اسپاتی رلیں۔ پُرانے چکر۔ فولادی کمانی۔ دھرے۔ لوہے کی چادریں۔ چادر اور سلاخ۔ پُرانی رتیں اور بہت سا تانبا۔ پیتل کے ٹکڑے۔ بہت سے کٹے ہوئے کھوٹے سکے جن میں سے اکثر میں خالص چاندی ہے۔

محکمہ جیولاجیکل پیمائش ہند کا اسباب تفصیل ذیل ہے

بڑے کلیں انجن اٹھانے کے لائق۔ ایک چھوٹا عمودی جوش آب۔ ایک برما۔ تین جوڑی مرتبان۔ ایک سنگر بار۔ ۲ روپ ساکٹس ۸ مستول اور برسینز۔ ۲ مستول ۲ نلکیں۔ ۲ پیچکش۔ ایک روغن کیا ہوا لوہے کا جوش آب ۳ دو انچ کی نلکیں ایک روپ پیئر۔ ایک ہینڈ پمپ۔ ایک منیلا روپ کا بنڈل۔ ایک لیئم گاج۔ ۷ گاج گلاسز ۱۵ کیسنگ لیوبس۔ ایک رولر۔ ۶ انچہ ربڑ کی نلکیوں لا۔

تمام اسباب نیلامی کے دن سے ایک مہینے کے اندر اندر اٹھانا ہوگا ورنہ ۳ پائی فی من فی روز کے حساب سے کرایہ لگیگا ؛

بحکم
جارج ریلی صاحب چیف سٹورکیپر۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے
لاہور۔ ۲۱ جون ۹۹ء

کون مبارک ہیں

ہوں جو شرکا قیامت اوّل کے دار فانی میں ہیں مبارک
ہیں مگن رہتے کلام حق اور جاودانی میں ہیں مبارک
ہیں یاد رکھتے شہادتوں کو خدا کی اپنے جو تھرتھراتے
بھروسا رکھتے خدا کی قوت پہ ناتوانی میں ہیں مبارک
جو پاک دل اور غریب دل اور بھوکے پیاسے ہیں راستی کے
ستائے جاتے یسوع کی خاطر جو زندگانی میں ہیں مبارک
ہیں رحمدل اور حلیم غمگین اور ٹھٹھا نہیں جو کرتے
جو عمل کرتے خدا کے حکموں پہ ہیں جوانی میں ہیں مبارک
ہیں وہ جیتوں سے مرینگے جو لیک دونوں سے شاد ہونگے
کہ جو ابھی تک نہیں ہیں آئے سرائے فانی میں ہیں مبارک

غزل

ہماری ہاں میں ہاں ہی کی صدا ہو
نہیں میں بھی نہیں ہی کی ندا ہو
یسوع کے پاس آ کر چین پائے
جو بارِ جرم و عصیاں سے لدا ہو
رفاقت روح کی اور باپ کا پیار
بھی۔ اور فضلِ یسوع ہم پر سدا ہو
نہیں دیکھی ہیں جس نے انقلابیں
بھلا اس کو کہاں خوفِ خدا ہو
وہی ہمدرد ہو سکتا ہے ای شاد
کہ جس نے دکھ سہا خود بھی فدا ہو

راقم۔ دینا ناتھ شاد لودیانہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کیلئے پُرانے لوہے کی رلیں

لمبائی چوڑائی۔ نرخ اور پہنچانے کی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹورکیپر۔ این۔ ڈبلیو۔ ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو۔

دستور العمل اخبار نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ ۱۱ر
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ عہ۱۱ر
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ عہ۸ر
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ ۸ر
قیمت دو کاپیونکی ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی ۸ر
بغیر ضمیمہ عہ۸ر
قیمت تین کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ ضمیمہ و محصول فی کاپی عہ۱۱ر
بغیر ضمیمہ ۸ر
طالبعلموں کیلئے جو ہیڈ ماسٹر یا سپرنٹنڈنٹ کی معرفت درخواست کریں معہ محصول و ضمیمہ عہ۸ر
بغیر ضمیمہ ۸ر

پادری۔ ای۔ ایم وہری صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر و منیجر اخبار نورافشاں کیواسطے۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ ایم۔ وائلی کے اہتمام سے چھپا ؛